

امتحانی مشق نمبر 2

(یونٹ 6 - 9)

کل نمبر: 100

کامیابی کے نمبر: 50

(20)

سوال نمبر 1 - روایتی اور جدید طریقہ تدریس اردو کا تفصیلی موازنہ کریں۔

(20)

سوال نمبر 2 - سمعی و بصری سے کیا مراد ہے نیز ان کی ضرورت پر دلائل دیں۔

(20)

سوال نمبر 3 - سبق کی تنظیم کی اہمیت بیان کریں۔

(20)

سوال نمبر 4 - جائزے سے کیا مراد ہے نیز جائزے کی ماہیت تفصیل سے بیان کریں۔

(20)

سوال نمبر 5 - جائزے کے مقاصد پر نوٹ لکھیں۔

ANS 01

اردو بنیادی طور پر ایک ہندآریائی زبان ہے اور حکومت ہند کی جانب سے منظور شدہ ۲۳ زبانوں میں سے آپ نے ڈاکٹر درانی اپنی کتاب "علم تدریس اردو" میں لکھتے ہیں کہ دنیا میں بولنے کے اعتبار سے اردو دوسرے درجہ پر ہے۔ آج یہ زبان تمام ہندوستانیوں کی مشترکہ زبان ہے، اور خوشبو بن کر دنیا کے تمام خطوں اور علاقوں میں بکھر چکی ہے اور لوگوں کے ذہن دماغ کو معطر کر رہی ہے ان جگہوں پر اپنا جلوہ دکھا رہی ہے، جہاں پہلے اس کا وجود نہیں تھا، اور اس کا سہرا اردو کے ان چاہنے والوں کو جاتا ہے، جو نامساعد حالات میں بھی اردو کا مشعل تھامے آگے بڑھ رہے ہیں۔

اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ تقسیم ہند کے بعد ہمارے ملک میں اردو اپنوں اور غیروں کے ظلم و ستم کی شکار ہو گئی، گزشتہ سات دہائیوں میں ترقی کی منزلیں طے کرنے کی جگہ محدود ہوتی اور سمٹتی چلی گئی اور مسلسل زوال کی طرف جارہی ہے، ایسے حالات میں یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم اردو کو اس کا حق دلانے کے لئے جدوجہد کریں۔

اردو کی ترقی کے لئے سب سے اہم اور ضروری چیز اس کی تعلیم ہے، اگر کسی زبان کی تعلیم کا نظام درہم برہم ہو جائے تو پھر اسے تباہ ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ دنیا کی تمام بڑی زبانیں اور خود اردو بھی اس لئے ترقی کی راہ پر گامزن ہوئیں کہ وہ باقاعدہ تعلیم سے جڑی ہوئی ہیں، بدقسمتی سے اسکولی تعلیم کی سطح پر اردو کو سخت مشکلات کا سامنا ہے، جبکہ پرائمری اور سکینڈری سطح کے اسکولوں میں ہی اردو تعلیم کا نظم ہی اردو کے ہم جہتی فروغ کا ضامن ہے۔

اردو کے فروغ کے لئے اسکولی سطح پر اردو کی تدریس کی اہمیت جگہ ظاہر ہے، کیوں کہ اسی بنیاد پر اردو کی ترقی کی عمارت قائم ہوتی ہے، اسی لئے حکومت بہار نے تمام اسکولوں میں اردو کی تدریس کا انتظام کر رکھا ہے۔ لیکن اگر ہم جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ عام طور پر اسکولوں میں اردو کی تعلیم انتہائی خستہ حالت میں ہے جس

کی سب سے بڑی وجہ اردو اساتذہ کی منظور شدہ تعداد کے مطابق تقرری کا فقدان ہے، اردو کی تدریس کے لئے ضروری تعداد اساتذہ بحال نہیں کئے جاتے، یا پھر اردو میں تربیت یافتہ اساتذہ بہت کم دستیاب ہوئے ہیں، ظاہر ہے جب پڑھانے والے ہی نہ ہوں تو پھر اس زبان کی تدریس کیسے ممکن ہوگی؟ اس کے لئے صرف حکومتی نظام کو قصور وار نہیں ٹھہرایا جاسکتا، بلکہ یہ بھی اہم ہے کہ تدریس کے پیشہ میں دلچسپی رکھنے والے اردو کے جانکار حضرات کو بطور معلم اردو تربیت حاصل کرنے کی طرف راغب کیا جائے، کیونکہ ایسا نہیں ہے کہ اردو تربیت یافتہ اساتذہ کے لئے مواقع کی کمی ہے بلکہ تجربہ شاید ہے کہ اردو مضمون سے تربیت حاصل کرنے والے امیدواروں کے لئے دگر مضامین کے طلبہ سے زیادہ مواقع ہیں چونکہ اردو اختیار کرنے والوں کی تعداد محدود ہوتی ہے اور عام طور پر ایک خاص طبقہ سے ہی آتے ہیں۔

اسکولی سطح پر اردو کی تدریس موثر ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ تدریسی مواد اردو میں فراہم کیا جائے، ہمارے صوبہ بہار میں اردو زبان کی کتاب چھوڑ کر باقی درسی مضامین اردو میں ناپید ہیں، مثلاً: ہمارے ہاں پرائمری اور سکینڈری سطح پر ماحولیات، سائنس، علم سماجیات، علم الحساب، معاشیات علم طبیعیات اور علم کیمیا وغیرہ کی کتابیں اردو میں دستیاب ہی نہیں، پڑھنے اور پڑھانے کی بات تو دور۔ ان مضامین کی کتابیں سرکاری سطح پر تو شائع نہیں کی جاتیں۔ خود اردو والوں کی طرف سے بھی ان مضامین میں اردو کی کتابیں تیار کرنے کا رجحان نہیں، ایسی صورت حال میں اردو کی تدریسی نشہ اور ناقص ہے۔ اگر صرف اردو زبان و ادب کی تدریس کی بات کی جائے تو اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ پرائمری سے لے ہائر سکینڈری تک کا سرکار بہترین اردو نصاب تیار کرایا ہے، لیکن ان کی تدریس صحیح ڈھنگ سے اس نہیں ہوتی پاتی کہ اردو عہدہ پر بحال ہمارے بیشتر اساتذہ اس کی تدریس کی اہلیت نہیں رکھتے یہ ایک تلخ حقیقت ہے۔ جسے ہم نظر انداز نہیں کرسکتے اردو اساتذہ کو اس سمت میں مخلصانہ محنت کرنی چاہئے، محض اردو کا رونا اور سرکار سے گلہ و شکوہ اردو کی ترقی کا خواب پورا نہیں ہوسکتا۔

اسکولی سطح پر اردو کی تدریس کے تعلق سے یہ کچھ بیرونی مسائل تھے۔ جہاں تک داخلی مسائل کی بات ہے تو سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اردو اساتذہ تدریس کے جدید تکنیک سے عام طور پر ناواقف ہیں، آج جہاں ابتدائی سطح پر زبانوں کی تدریس کی نت نئی تکنیک آچکی ہے، ہر دن محققین تدریس کا نیا نیا اسلوب دریافت کر رہے ہیں جبکہ اردو اساتذہ آج بھی روایتی انداز میں ہی اردو پڑھاتے ہیں، زبان کی تدریس کے لئے جدید معاون اشیاء مثلاً: لینگویج لیب، پروجیکٹر آڈیو ویڈیو نظام وغیرہ جو طلبہ و طالبات میں درس کا دلچسپ بناتے ہیں، اردو اساتذہ ان سے نااہل ہیں۔

ابتدائی مراحل میں اردو کی تدریس مینیاک مسئلہ خود اردو زبان کی ساخت و بناوٹ سے تعلق رکھتا ہے ہم جانتے ہیں کہ ہر زبان دوسری زبان سے مختلف ہوتی ہے ہر زبان کا اپنا ایک طرز بیان ہوتا ہے۔ اس لئے ہر زبان کی تدریس کا طریقہ بھی مختلف ہے، اسکولوں کی سطح پر مشاہدہ یہ ہے کہ حکومت ہند کے سہ لسانی فرمولے کے تحت قومی زبان ہندی، انگریزی اور اردو یا کوئی اور علاقائی زبان تمام ایک اسلوب انداز میں طلبہ و طالبات کے سامنے پیش

کئے جاتے ہیں جو بالکل غیر فطری ہے۔ ایک بات اور اردو زبان میں ہم شکل حروف کی تعداد بہت زیادہ ہے، جن میں محض نقطوں کے ذریعہ فرق ہوتا ہے۔ اساتذہ کے لئے ضروری ہے کہ نقطوں کے فرق سے حرف کے فرق کو اس طرح سمجھائیں کہ ان کے دماغ میں کوئی الجھن نہ ہو۔ دیکھا یہ جا رہا ہے کہ ہمارے اسکولوں سے زبان کی تدریس کا ایک اہم گوشہ املا نویسی کا رواج ختم ہوتا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے طلبہ و طالبات اردو املا کی مبادیات سے ناواقف ہیں۔ اور وہ آگے چل کر املا کی فاش غلطی کرتے ہیں۔

ایسے طلبہ و طالبات جن کے مادری زبان اردو نہیں ہے، انہیں اردو پڑھانا ایک بڑا چیلنج ہے۔ ضروری ہے کہ ایسے طلبہ و طالبات کے لئے خصوصی نصاب تعلیم تیار کیا جائے اور خاص طور سے انہیں ہدف بنا کر اساتذہ کو تربیت دی جائے۔

اسکولی سطح پر اردو کی تدریس حالیہ میں بڑی گراوٹ آئی ہے، میں خود اپرپرائمری میں اردو کے عہدہ پر بحال ہوں، مینے اپنے اسکول میں مشاہدہ کیا ہے کہ طلبہ و طالبات اردو پڑھنے میں دلچسپی نہیں لیتے۔ میں نے جب سبب جاننے کی کوشش کی تو معلوم ہوا کہ ان طلبہ و طالبات کے سر پرست حضرات کی طرف سے اردو سیکھنے کے لئے حوصلہ افزائی نہیں کرتے۔ ایسے سرپرست حضرات جو خود کو اردو والا کہتے ہیں، اردو کے نام کی دہائی دیتے ہیں وہ خود اپنے گھروں میں اردو کا ماحول نہیں بناتے اور یہ سمجھتے ہیں کہ اردو میں دلچسپی ان بچوں کا مستقبل خراب کر دے گی اس لئے وہ اپنے بچوں کو اردو کے علاوہ مضامین میں مہارت رکھنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ نتیجتاً بچے اسکول میں اردو کی طرف مائل ہی نہیں ہوتے۔

ANS 02

ٹیچنگ ایڈس کے فوائد؛ تدریسی معاون اشیاء معلومات اور علم کی منتقلی میں ایجوکیٹرز (اساتذہ) کے لئے مددگار ثابت ہوتے ہیں اس کے علاوہ کمرہ جماعت کو جاذبیت عطا کرنے کے علاوہ متنوع بیت اور شکل عطا کرنے میں بھی یہ کلیدی کر دار انجام دیتے ہیں۔ ذیل میں تدریسی معاون اشیاء کے استعمال کے فوائد کو تفصیلی طور پر پیش کرنے کی ایک کوشش کی گئی ہے تاکہ اساتذہ طلبہ میں اکتساب کو پروان چڑھانے کے ساتھ درس و تدریس کو اکتاہٹ اور بیزارگی کا شکار ہونے سے بچا سکیں۔

(1) تدریسی معاون اشیاء طلبہ کے حصول علم میں معاون و مددگار ہونے کے ساتھ حاصل شدہ علم کو طویل عرصے تک ذہن میں محفوظ رکھتے ہیں کیونکہ اکتسابی عمل تدریسی معاون اشیاء کے استعمال سے بامعنی اطمینان بخش بن جاتا ہے۔

(2) تدریسی معاون اشیاء کثیر حسی دلچسپی کو مہمیز کرتے ہوئے طلبہ کو اکتساب کی طرف مائل کرنے میں ایک محرکہ کا کام انجام دیتے ہیں۔ تدریسی معاون اشیاء طلبہ کو اکتساب کی جانب کامیابی سے ابھارتے ہوئے اکتساب کو کارآمد و سود مند بنا دیتے ہیں۔

(3) تدریسی معاون اشیاء کمرہ جماعت کی تدریسی کو ایک سائنسی انداز میں پیش کرنے میں مددگار ثابت ہوئے ہیں

اور ان کی مدد سے استاد آسانی اور ترتیب سے معلومات کی ترسیل و منتقلی کو انجام دے سکتا ہے۔

(4) تدریسی معاون اشیاء طلبہ کی توجہ مرکوز کرنے میں ایک کارآمد آلہ کا کام انجام دیتے ہیں۔ تدریسی معاون اشیاء کی وجہ سے بچوں میں عدم توجہ کی کیفیت کو ختم کیا جاسکتا ہے۔ ان تعلیمی اشیاء کی وجہ سے بچوں میں ارتکاز باقی رہتا ہے جس کی وجہ سے نہ صرف بچوں میں سیکھنے کا عمل پروان چڑھتا ہے بلکہ کمرہ جماعت کا نظم و ضبط بھی بہتر رہتا ہے۔

(5) تدریسی معاون اشیاء کے استعمال سے طلبہ کے فہم کی رفتار بڑھ جاتی ہے اور گفتگو میں سلاست و وضاحت پیدا ہو جاتی ہے۔

(6) تدریسی معاون اشیاء کا استعمال تخیل کو مہمیز کرنے کے علاوہ قوت فکر و استدلال کو فروغ دینے میں معاون ہوتا ہے۔

(7) موثر تدریسی معاون اشیاء کی وجہ سے پیچیدہ اور گنجگ موضوعات آسانی سے طلبہ کو سمجھائے جاسکتے ہیں جس کی وجہ سے اساتذہ کی توانائی اور وقت دونوں کی بچت ہوتی ہے۔

(8) معاون تدریسی اشیاء اکتساب کے نتائج کا جائزہ لینے کے علاوہ طلبہ میں نفس مضمون کی کاملیت کا اندازہ قائم کرنے میں بھی مثالی کردار کے حامل ہوتے ہیں۔

(9) تدریسی معاون اشیاء نے تفاعلی - تاملی (interactive) اکتساب کے کئی درجے کیئے ہیں۔ اس کے علاوہ انفرادی اکتساب کے بھی مواقع طلبہ کو حاصل ہوتے ہیں۔

تدریسی معاون اشیاء کے موثر استعمال سے اساتذہ کو واقف ہونا بہت ضروری ہوتا ہے تاکہ وہ تدریسی معاون اشیاء سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کے قابل بن سکیں اور درس و تدریس کو بامقصد اور کارآمد و سود مند بنا سکیں۔ درس و تدریس کے وہ وسائل جو اکتسابی عمل (Learning programmes) میں قابل قدر کردار کے حامل ہوتے ہیں جن میں چند اہم قابل ذکر وسائل

(1) تختہ سیاہ (بلیگ بورڈ (Black Board) گلاس بورڈ

(2) چارٹس ، پوسٹرس اور فلینل بورڈ (Flannel Board)

(3) نمونے (ماڈلس (Models) اور Specimens

(4) اور ہیڈ پروجیکٹرس اور ٹرانسپیرینسیز (Over Head Projector and transparencies)

(5) پروجیکٹر اور سلائیڈز (Projector and Slides)

(6) کمپیوٹر اور اس سے متعلق اشیاء (Computer and related accessories)

مذکورہ وسائل کو ان کی نوعیت اور تنوع کے اعتبار سے تین درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ (1) بصری امدادی اشیاء

(2) Visual Aids (سمعی امدادی اشیاء 3) Audio Aids (سمعی و بصری امدادی اشیاء Audio Visual Aids

(1) بصری تدریسی معاون اشیاء (Vissual Teaching Aids) وہ تدریسی معاون اشیاء جن کا تعلق بصارت یعنی

نظر سے ہوتا ہے انہیں بصری امدادی اشیاء کہا جاتا ہے بصری تدریسی معاون اشیاء کے ذریعہ طلبہ بذات خود ان کا جائزہ لے کر تشریح، تعبیر و وضاحت کا کام انجام دیتے ہیں۔ بصری امدادی اشیاء کے استعمال سے جہاں قوت مشاہدہ کو فروغ حاصل ہوتا ہے وہیں عملی تجربات و نظری معلومات کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ بصری تدریسی معاون اشیاء میں تختہ سیاہ، گراف، چارٹس، تصاویر، ماڈلس، نقشے، خاکے، اور فلم اسٹریپس، فلینل بورڈ (بلیٹن بورڈ) ایپی ڈائسکوپ (Epidiascope)، اور ہیڈ پروجیکٹر، فلش کارڈز وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

(2) سمعی تدریسی معاون اشیاء (Audio Aids) وہ تدریسی معاون اشیاء جن کا تعلق قوت سماعت سے ہو اسے سمعی تدریسی معاون اشیاء کہا جاتا ہے۔ ان امدادی وسائل میں طلبہ آواز کے ذریعے سبق کے نکات سمجھتے ہیں۔ سمعی تدریسی معاون اشیاء میں وہ تمام چیزیں شامل ہوتی ہیں جن کا تعلق سماعت سے ہوتا ہے یہ اشیاء تعداد میں بہت قلیل واقع ہوئی ہیں جن میں قابل ذکر ٹیپ ریکارڈ، ریڈیو، گرام فون وغیرہ۔

(3) بصری و سمعی امدادی اشیاء (Audio Visual Aids) (وہ تدریسی معاون اشیاء ہوتے ہیں جو جن کا تعلق سماعت و بصارت سے ہوتا ہے۔ یہ امدادی وسائل حرکی تصاویر (motion pictures) کو پیش کرنے کے ساتھ ان نظاروں کی وضاحت و تفہیم کے لئے پس منظر میں (Backgroud Sound) آوازیں بھی فراہم کرتی ہیں۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں ان اشیاء کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے یہ امدادیں اسباق کو طلبہ کے نظروں کے سامنے پیش کر دیتے ہیں اور حقائق از خود طلبہ کے سامنے آجاتے ہیں۔ کوئی چیز صیغہ راز میں نہیں رہ پاتی۔ آج کل کے ڈیجیٹل کلاس رومس اور اسمارٹ کلاس رومس اسی نظریہ کے تحت قائم کیئے گئے ہیں۔ یہ اکتساب کو فروغ دینے کے علاوہ تعلیم سے دلچسپی پیدا کرنے میں کلیدی کردار انجام دیتے ہیں۔ بصری و سمعی تدریسی معاون اشیاء میں پروجیکٹرز، ٹیلی ویژن، ڈرامہ، کٹ پتلیوں کا تماشہ، کمپیوٹرز، لیاپ ٹاپس، ٹابلیٹس، اسمارٹ فونش، انڈرائیڈ فونش وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ سمعی و بصری تدریسی معاون اشیاء پائیدار اکتساب کی راہیں ہموار کرنے کے ساتھ طلبہ میں تعلیمی جوش و خروش اور دلچسپی پیدا کرنے میں نہایت معاون ثابت ہوئی ہیں۔

یہ بات قابل غور ہے کہ مذکورہ تدریسی معاون اشیاء کے انتخاب اور استعمال سے قبل منصوبہ بندی ضروری ہوتی ہے تاکہ تدریسی معاون اشیاء سے بہتر طور پر استفادہ کیا جاسکے اور تدریسی مقاصد کے حصول کو بھی یقینی بنایا جاسکے۔ تدریسی معاون اشیاء کو تعلیمی سرگرمیوں سے مربوط کرنے سے پیشتر درجہ ذیل امور پر توجہ مرکوز کرنا نہایت ضروری ہوتا ہے۔

(1) تدریسی معاون اشیاء کے استعمال سے سبق کے کون سے مقاصد کو حاصل کیا جاسکتا ہے؟

(2) دوران تدریس تدریسی معاون اشیاء کو موثر طریقے سے کس طرح استعمال کیا جاسکتا ہے؟

(3) تدریسی معاون اشیاء سے استفادے کے لئے طلبہ کا کن بنیادی معلومات سے لیس ہونا ضروری ہوتا ہے؟

(4) تدریسی معاون اشیاء کو استعمال کرنے پر جماعت کے کتنے طلبہ براہ راست اس سرگرمی میں ملوث ہوں گے؟

(5) تیار شدہ بازاری (رئیڈی میڈ) تدریسی معاون اشیاء طلبہ کی اکتسابی سطح کے مطابق ہیں یا نہیں؟

(6) الیکٹرانک و ٹکنالوجی کے آلات کے طریقہ کارکردگی یا کام کرنے کے طریقہ کار سے واقفیت

ANS 03

بچہ استاد کے لیے بذاتِ خود ایک ایسا سبق ہے جس کی تیاری اسے ہر لمحہ درکار ہے چہ جائیکہ مقرر کردہ نصاب کے مطابق روزانہ کی تدریس کے لیے سبق کی منصوبہ بندی کرنا۔ تعلیم کی مثلث استاد، طالب علم اور نصاب پر مشتمل ہے۔ ہر جسم اپنے مرکز کی بناء پر متوازن رہتا ہے۔ تعلیمی عمل میں بچے کو مرکزی حیثیت حاصل ہے جس کے گرد تدریسی عمل کا پہیہ گھومتا ہے۔

ایسی تدریس جو طالب علم کے رجحانات اور میلانات کے تقاضوں کو پورا کرسکے، وہی معاشرتی ارتقا میں بھی مدد ہوگی۔ جیسا کہ جان ڈیوی کے خیال میں ”تعلیم ایک معاشرتی عمل ہے اور معاشرے کے ارتقا میں معاون ہے اس لیے تعلیم کو معاشرے سے ہم آہنگ ہونا چاہیے اور تعلیم میں معاشرتی رجحانات کی شمولیت اشد ضروری ہے۔“

تعلیم حاصل کرنے کے بعد معاشرتی زندگی بچے کے لیے وہ میدان ہے جہاں اسے اپنی صلاحیتوں کا اظہار کرکے معاشرتی اکائیوں میں اپنا کردار ادا کرتے ہوئے اپنی اور معاشرے کی ضروریات پوری کرنی ہوتی ہیں۔ لہذا، وہی تعلیم مفید ہے جو بچے کی معاشرتی زندگی میں اہم کردار ادا کرے۔

سرسید احمد خان کے خیال کے مطابق ”کسی شخص کو تعلیم دینے کا مقصد یہ ہے کہ اس کی فطری صلاحیتوں کا تجزیہ کرکے اس کو صحیح راستہ پر ڈالا جائے۔ تعلیم دینا درحقیقت کسی چیز کا باہر سے ڈالنا نہیں بلکہ بچے میں کائناتِ فطرت کی سمجھ کے ساتھ بصارت بھی پیدا کرنا اور اسے اس قابل بنانا ہے کہ وہ زندگی میں اپنی مخفی صلاحیتوں کو اجاگر کرسکے۔“ لہذا، تعلیم کے یہ مقاصد حاصل کرنے کے لیے تدریس میں سبق کی منصوبہ بندی ضروری ہے۔ استاد کے لیے سبق کا ازبر ہونا ’سبق کی تیاری‘ تو کہا جاسکتا ہے لیکن ایسا لائحہ عمل اختیار کرنا جس کے ذریعے طلباء کو سبق واضح طور پر سمجھ میں ہی نہ آئے بلکہ ذہن نشین بھی ہوجائے، ساتھ ساتھ متعلقہ عنوان کی استعداد بھی پیدا ہو، سبق کی منصوبہ بندی کہلائے گا۔

بار آور تعلیم کے لیے سبق کی منصوبہ بندی ضروری ہے۔ سبق کی منصوبہ بندی کی کیا اہمیت اور فوائد ہیں، ذیل میں اس کا اجمالی خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔

1- مقصد کا تعین:

سبق کی منصوبہ بندی سے سبق کا مقصد واضح ہوجاتا ہے اور استاد گم گشتہ شاہ راہوں پر گھومنے کی بجائے اپنے ٹریک ’سبق‘ پر رہ کر متعین مقصد حاصل کرنے کی سعی کرتا ہے۔ واضح رہے کہ تدریس کے مقاصد حاصل کر لینا ہی کامیاب تعلیم کی دلیل ہے۔

2- خود اعتمادی:

سبق کی منصوبہ بندی سے استاد دورانِ تدریس آمدہ تدریسی مشکلات کا اندازہ لگا کر ان کا حل تلاش کر لیتا ہے۔ جس

سے وہ طلباء کے اذہان میں اٹھنے والے سوالات کے جوابات خود اعتمادی سے دے سکتا ہے اور سبق سے متعلقہ ابہام کا بھی ازالہ کر سکتا ہے۔ سبق سے متعلقہ امور پر غور و فکر کرتا ہے اور غیر متعلقہ چیزوں سے اجتناب کرتا ہے۔

3- تدریسی معاونت کی تیاری:

انسان مشاہدے سے بہتر طور پر سیکھتا ہے۔ قرآن حکیم نے بھی اسی لیے کائنات میں غور و فکر کی دعوت دی ہے۔ سمعی و بصری معاونت کا استعمال بچوں کے لیے سیکھنے میں کافی مددگار ہوتا ہے۔ سبق کی منصوبہ بندی کا یہ فائدہ ہے کہ پیش کیے جانے والے سبق کی سمعی و بصری معاونت کا بندوبست کر لیا جاتا ہے۔

4- اسباق میں ربط:

سبق کی منصوبہ بندی سے تدریسی عمل میں تسلسل برقرار رہتا ہے۔ کلاس ٹیچر کی غیر موجودگی میں متبادل استاد آسانی سے سبق پڑھا سکتا ہے۔ اس طرح طلباء کے وقت کا ضیاع بھی نہیں ہوتا۔

5- تخیل اور اختراع:

دیے گئے نصاب کو ہو بہو رٹا دینے سے تعلیم کا مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ لہذا، ضروری ہے کہ نصاب کی حدود میں رہ کر بچے میں متعلقہ عنوان کے بارے میں استعداد پیدا کی جائے۔ استاد اپنی سوچ کا گھوڑا دوڑا کر نئی سرگرمیاں متعارف کروا سکتا ہے تاکہ بچے سبق کو جلدی سمجھ سکیں۔ وہ جائزے کے لیے ایسے سوالات بھی تیار کر سکتا ہے جس سے ان کے فہم کا ادراک ہو۔ بچوں کو سبق کا مقصد سمجھانے کے لیے اس کے اہم نکات کی نشان دہی بھی کر سکتا ہے

ANS 04

جائزہ ایک بے نقاب دلیل والا متن ہے جو تعلیمی میدان میں اور کسی خاص حقیقت کے بارے میں اخبارات، رسائل یا مواصلات کے دیگر ذرائع میں بنایا گیا ہے۔ اس کا استعمال اکثر کسی ثقافتی اور کھیلوں کے عمل یا ادبی اور فنکارانہ تنقید میں ہوتا ہے۔

ایک جائزے میں کام یا واقعہ کے مشمولات کی دوبارہ گنتی کی گئی ہے، جس میں اہم، اس کے ضروری نظریات، اس کے مقصد، مقصد اور دیگر تکمیل پہلوؤں کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس طرح مصنف کی رائے کی عکاسی ہوتی ہے۔

عام طور پر، جائزہ اس وقت وضاحتی ہو سکتا ہے جب وہ کسی بھی قسم کے فیصلے یا نتائج اخذ کیے بغیر واقعہ کے مواد کی اطلاع دیتا ہے۔ اور تنقیدی ہے جب کام کے بارے میں اہم فیصلے مرتب کرتا ہے۔ آخر الذکر میں، یہ نوٹ کرنا چاہئے کہ اچھے نقاد کو صداقت اور احسان پسندی سے گریز کرنا چاہئے، مناسب قدر کے فیصلے مرتب کرنا، وزن دار، عکاس، اور اس موضوع کے علم پر مبنی ہے۔

جائزہ ، ایک رائے یا تشریحی صنف ہونے کے ناطے ، ایک متنی اسکیم میں پیش کیا گیا ہے جس پر غور کیا جائے اس موضوع پر تعارف یا پیش کش کی گئی ہے ، تاکہ قاری کی توجہ اپنی طرف راغب کیا جاسکے۔ موضوع کی ترقی یا تجزیہ ، حق اور مخالف کی تردید میں دلائل کی نمائش، مثالیں، ڈیٹا، سندیں، کوٹس پر انحصار، وغیرہ اور یہ نتیجہ ، جس میں مقالہ یا تجویز کی تصدیق کی جاتی ہے اور اس کے نتائج اخذ کیے جاتے ہیں۔

مختلف قسم کے جائزے ہیں: کتابوں پر کتابیات یا ادبی جائزے ؛ فلموں ، سیریز اور ٹی وی پروگراموں کے بارے میں سنیما اور ٹیلی ویژن کے ؛ واقعات اور شوز ، جیسے ڈرامے اور محافل موسیقی؛ کھیلوں ، کھیلوں ، کلبوں ، ٹیموں یا قومی ٹیموں ، سیاست میں ، دوسروں کے درمیان۔

تعلیمی میدان میں ، طلباء ، پروفیسر اور محققین پڑھنے والے متن کے حساب سے جائزے لکھتے ہیں۔ یونیورسٹی میں یہ ایک مستقل مشق ہے ، کیونکہ اس سے تفہیم ، عکاسی اور ترکیب کی جائزہ لینے والے کی صلاحیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

دستاویزات کی دوسری سیریز کی طرح ، ادبی جائزے کا بھی واضح ڈھانچہ ہے۔ خاص طور پر ، یہ قائم کیا گیا ہے کہ یہ وہ حصے ہیں جن پر اسے اس طرح کے طور پر غور کرنا ہوگا اور اس کے مقاصد کو پورا کرنا ہوگا:

- جائزہ کا عنوان۔

حوالہ جات۔ اس حصے کے اندر آپ کو اس اعتراض سے متعلق تمام ڈیٹا مل جائے گا جس پر آپ کام کر رہے ہیں ، یعنی کام۔ لہذا ، اس کا عنوان اور اس کے مصنف ، اشاعت گھر ، اشاعت کی تاریخ یا صفحات کی تعداد دونوں شامل ہیں۔

. اندراج۔ یہ سیکشن وہی حصہ ہے جو اس ترتیب کو جمع کرتا ہے جو زیربحث موضوع سے بنتا ہے۔ یعنی ، یہ سوالات میں کام کی اہمیت کے تعین کے لئے ، وضاحت پیش کرنے کے لئے آگے بڑھتا ہے ...

- تفصیل۔ اس معاملے میں ، زیر نظر ادبی جائزے کا مصنف اس کام کا جائزہ لیتے ہوئے کام کے پیشہ اور موافق قائم کرنے کا انچارج ہے ، جس سے اس نہ صرف اس کی اہمیت بلکہ عوام کے لئے اس کی افادیت کا بھی تعین کیا جاسکتا ہے۔

. نتائج متعدد دستاویزات کی طرح ، اس قسم کے جائزے کے اختتام کی فہرست سے اختتام پذیر ہوتا ہے جہاں مصنف یہ واضح کرتا ہے کہ اسے یہ کام کیسے ملا ، چاہے وہ اس کی سفارش کرے یا نہ ہو ، اور ساتھ ہی اس سے موجودہ ادبی شعبے میں کیا کردار ادا ہوتا ہے۔

عام اصول کے طور پر ، عام طور پر ادبی جائزے میگزین ، خصوصی ادب اشاعتوں یا مختلف اخبارات کی ثقافتی اضافی اشاعت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ان کو صحافی-نقاد نے بنایا ہے جو اس شعبے کے ماہر ہیں۔

دوسری طرح کے جائزوں کی طرح ، ادبی جائزے کا مقصد قاری کو آگاہ کرنا ہے کہ آیا کوئی کتاب پڑھنے کے قابل ہے یا نہیں۔ یقیناً۔ ، اس کا انحصار نظرثانی کے تخلیق کار کی تابعیت پر ہے ، جو ان کی تشخیص کی وجہ پر بحث کرے۔

ادبی جائزہ ایک ادبی رپورٹ کی طرح نہیں ہے۔ جس طرح جائزے میں مصنف کی رائے اور فیصلے شامل ہیں ، اسی طرح اس مقصد کا مقصد اور اس طرح کے عنوان ، مصنف کا نام ، صنف یا ایڈیشن جیسے اعداد و شمار کا مجموعہ ظاہر کرنا ہے۔

ANS 05

ایک مضمون جو کسی متن ، کارکردگی ، یا پروڈکشن (مثال کے طور پر ایک کتاب ، فلم ، کنسرٹ ، یا ویڈیو گیم) کی تنقیدی تشخیص پیش کرتا ہے۔ جائزے میں حسب ذیل درج ذیل عناصر شامل ہیں:

- اس مضمون کی نوع یا عمومی نوعیت کی نشاندہی جو جائزہ لیا جا رہا ہے
- موضوع کے بارے میں ایک مختصر خلاصہ (جیسے فلم یا ناول کا بنیادی پلاٹ)
- اس بحث کی جن کی تائید کی گئی ہے اس موضوع کی مخصوص قوت اور کمزوری کے شواہد سے
- متعلقہ کاموں کے ساتھ مضمون کا موازنہ ، اسی مصنف ، آرٹسٹ ، یا اداکار کے دیگر کاموں سمیت

ثالوں اور مشابہات

- "ایک اچھی کتاب جائزہ قارئین کو یہ بتانا چاہئے کہ کتاب کیا ہے ، قارئین اس میں کیوں دلچسپی نہیں لے سکتا ہے یا نہیں ، مصنف اپنے ارادے میں کامیاب ہے یا نہیں ، اور کتاب کو پڑھنا چاہئے یا نہیں۔ . . ."
- "جائزہ کتاب کے مندرجات کے خلاصہ سے زیادہ ہونا چاہئے۔ اس میں انداز ، تھیم ، اور مشمولات کا شامل اور باخبر جواب ہونا چاہئے۔"

("کتاب کا جائزہ لکھنے سے متعلق نکات ،" بلومزبری کا جائزہ ، 2009)

- "ایک اچھی کتاب جائزہ معیار کی نشاندہی کرنے کا ایک اشتعال انگیز کام کرنا چاہئے۔" اسے دیکھو! کیا یہ اچھا نہیں ہے؟ ' تنقید کا بنیادی رویہ ہونا چاہئے۔ تاہم ، کبھی کبھار ، آپ کو یہ کہنا پڑتا ہے: 'یہ دیکھو! کیا یہ خوفناک نہیں ہے؟ ' دونوں ہی معاملات میں ، کتاب سے حوالہ دینا ضروری ہے۔ اگر مزید کتب کے جائزہ لینے والوں نے حقیقت میں اس کے فانی گوشے سے حوالہ دیا تھا گرے کے پچاس رنگ ، شاید ہی کسی نے سوچا ہوگا کہ یہ حیرت انگیز ہے ، حالانکہ ان سب نے بہر حال اسے پڑھا ہوگا۔ تنقید کی کوئی حقیقی طاقت نہیں ، صرف اثر و رسوخ ہے۔"

(کلائو جیمز ، "کتاب کے ذریعہ: کلائو جیمز۔" نیو یارک ٹائمز ، 11 اپریل ، 2013)

- ایک سزا سے زیادہ

"قارئین کی حیثیت سے ہم فیصلے پر دھیان دیتے ہیں: 'کیا اسے یہ پسند آیا؟' ہم جاننا چاہتے ہیں جیسے ہم

پڑھتے ہیں جائزہ۔ ہم آخری پیراگراف پر جائیں گے ، جس سے یہ طے ہو سکتا ہے کہ آیا ہم کتاب کو پڑھیں گے یا نہیں اور چاہے ہم جائزہ بھی پڑھیں گے۔

"لیکن اچھ reviewے جائزے کا فیصلہ کسی فیصلے سے زیادہ ہوتا ہے۔ یہ ایک مضمون ہے ، تاہم مختصر ، ایک دلیل ، جو بصیرت اور مشاہدات کی توثیق کرتا ہے۔ ایک جائزہ جو اپنے فیصلے میں وقت کے ساتھ ساتھ 'غلط' ثابت ہوتا ہے ، وہ ان بصیرت اور مشاہدات کے ل valuable قیمتی ہو سکتا ہے ، جبکہ ایک جائزہ جو اپنے فیصلے میں 'صحیح' ثابت ہوتا ہے وہ بے وقوف وجوہات کی بناء پر درست ہو سکتا ہے۔"

(گیل پول ، بیہوش تعریف: امریکہ میں کتاب کا جائزہ لینے کی روشنی۔ یونیورسٹی آف میسوری پریس ، 2007)

● نان فکشن کا جائزہ لینا

"ایک اچھا جائزہ دونوں کو کتاب کی وضاحت اور تشخیص کرنی چاہئے۔ ان سوالوں میں جن سے یہ خطاب ہو سکتا ہے ان میں مندرجہ ذیل ہیں (گیسٹل ، 1991): کتاب کا ہدف کیا ہے ، اور کتاب کتنی اچھی طرح سے اسے پورا کرتی ہے؟ کتاب کس تناظر سے نکلی؟ مصنفین یا ایڈیٹرز کا پس منظر کیا ہے؟ کتاب کا دائرہ کار کیا ہے ، اور مواد کو کس طرح منظم کیا گیا ہے؟ کتاب کیا اہم نکات بناتی ہے؟ اگر کتاب کی خصوصیات ہیں ، تو وہ کیا ہیں؟ کتاب کی کیا طاقتیں اور کمزوریاں ہیں؟ کتاب اسی موضوع پر یا کتاب کے پچھلے ایڈیشنوں کے ساتھ دوسری کتابوں کے ساتھ کیسے موازنہ کرتی ہے؟ کون کتاب قابل قدر پائے گا؟

"تحریری سہولت کے ل notes ، نوٹ پڑھتے ہی جب آپ کتاب میں دلچسپی کے فقرے پڑھتے ہو یا اس کو نشان زد کرتے ہیں۔ پوائنٹس کے ل ideas خیالات لکھ دیں جب وہ آپ کو پیش آئیں۔ اپنے خیالات مرتب کرنے میں مدد کے ل perhaps ، شاید کسی کو کتاب کے بارے میں بتائیں۔"

(رابرٹ اے ڈے اور باربرا گیسٹل ، سائنسی کاغذ کیسے لکھیں اور شائع کریں، 6 ویں ایڈیشن کیمبرج یونیورسٹی پریس ، 2006)

● انتہونی لین کا جائزہ شٹر جزیرہ

"چوبوں! بارش! بجلی! پاگلوں! مقبرے! مائگرینز! عجیب وغریب جرمن سائنس دان! کوئی بھی مارٹن سکورسی پر ، 'شٹر آئی لینڈ' میں اپنے ہاتھ کو زیر کرنے کا الزام عائد نہیں کر سکتا تھا۔ اس کا اور اس کے اسکرین رائٹر ، لیٹا کالوگریڈس کا مقابلہ کرنے کے لئے برائے نام کام ہے۔ اسی نام کے لیہنے کے ناول اور اس کو اسکرین کے ل fit فٹ کر دیں۔ تاہم ، اسکرسی کی ایک گہری ذمہ داری ہے - انہوں نے اب تک دیکھی ہوئی تمام بی فلموں کی تیاری کرنا (بشمول کچھ ایسی فلمیں جو ان کے اپنے ہدایت کاروں

نے فراموش کردی تھیں) ، امبرٹو اکو نے لکھا ، 'کاسا بلانکا پر جشن منانے کے سلسلے میں ، دو طبقے ہمیں ہنساتے ہیں لیکن ایک سو طبقے ہمیں حرکت دیتے ہیں ، کیونکہ ہمیں یہ احساس کم ہی محسوس ہوتا ہے کہ کلچیاں آپس میں بات کر رہی ہیں ،